واعظ الجمعہ

شب بیداری
اور
ہمارا طرزِ عمل

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

www.facebook.com/darahlesunnat

اہل السنۃ

لتحقیق الکتب والطباعۃ والنشر

واعظ الجمعہ

شب بیداری اور ہمارا طرزِ عمل

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

ادارۂ اہلِ سنّت
کراچی – پاکستان

جمعۃ المبارک ۲۴ رمضان المبارک ۱۴۴۲ھ
مطابق: ۲۰۲۱/۰۵/۰۷ء

شب بیداری اور ہمارا طرزِ عمل

الحمد لله ربِّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلِهِ وصحبهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسمِ الله الرّحمٰنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلِهِ وصَحبهِ أجمعين.

شب بیداری کسے کہتے ہیں؟

برادرانِ اسلام! مخلوقِ الٰہی رات کی آغوش میں جب گہری نیند سو رہی ہو، اس وقت نیند قربان کرکے اللہ تعالی کی عبادت کرنا، نفل نماز ادا کرنا، ذکر واَذکار کرنا، تلاوتِ قرآن مجید کرنا، نعت شریف پڑھنا، اللہ ورسول کی یاد سے اپنا دل ودماغ معمور کرنا، خالقِ کائنات عَزَّوَجَلَّ کے حضور گڑگڑانا، آنسو بہانا، اور اپنے گناہوں کی مُعافی چاہنا، ہمیشہ سے اولیائے کرام اور دیگر نیک بندوں کا طریقہ رہا ہے، اس عمل کو آسان اور مختصر لفظوں میں "شب بیداری" کہا جاتا ہے۔

شب بیداری کی اہمیت وفضیلت

عزیزانِ محترم! اللہ تعالیٰ کو شب بیداری کرنے والے، یا رات کے کسی پہر اُٹھ کر نمازِ تہجد اور نفلی عبادات بجا لانے والے لوگ بہت پسند ہیں، ان کے لیے ایسا اجر و ثواب اور جزا مقرّر ہے، جس کے بارے میں اللہ رب العالمین کے علاوہ کوئی آگاہ نہیں، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّ طَمَعًا٘ وَّ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝١٦ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّاۤ اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ﴾[1] "خوابگاہوں سے اُن کی کروٹیں جدا ہوتی ہیں، اور ڈرتے اور امید کرتے اپنے رب تعالیٰ کو پکارتے ہیں، اور ہمارے دیے ہوئے میں سے کچھ خیرات کرتے ہیں، تو کسی کو نہیں معلوم جو آنکھ کی ٹھنڈک ان کے لیے چھپا رکھی ہے، صِلہ ان کے کاموں کا ہے!"۔

ایک اَور مقام پر ارشاد فرمایا: ﴿وَالَّذِیْنَ یَبِیْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّ قِیَامًا﴾[2] "وہ جو اپنے رب تعالیٰ کے لیے سجدے اور قیام میں رات کاٹتے ہیں!"۔

صدر الأفاضل مفتی سیّد نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس آیتِ مبارکہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ "(رب تعالیٰ کے لیے رات کاٹنے والوں سے مراد وہ لوگ ہیں جو)

---

(١) پ٢١، السجدة: ١٧.

(٢) پ١٩، الفرقان: ٦٤.

نماز اور عبادت میں شب بیداری کرتے ہیں، اور رات اپنے رب کی عبادت میں گزارتے ہیں، اور اللہ تبارک وتعالی اپنے کرم سے تھوڑی عبادت والوں کو بھی شب بیداری کا ثواب عطا فرماتا ہے، حضرت سیّدنا ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالی عنہما نے فرمایا: «مَنْ صَلَّى بَعْدَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ رَكْعَتَيْنِ أَوْ أَكْثَرَ، فَقَدْ بَاتَ لله سَاجِداً وَقَائِماً»[1] "جس کسی نے بعد نماز عشاء دو ۲ رکعت یا کچھ زائد نفل پڑھے، وہ شب بیداری کرنے والوں میں داخل ہے"[2]۔

فرض نمازوں کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ، نمازِ تہجد، دیگر نوافل اور ذکر واَذکار کا اہتمام کرنے کے بارے میں باری تعالی ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝ وَمِنَ الَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيْلًا﴾[3] "اپنے رب کا نام صبح وشام یاد کرو، اور کچھ رات میں اسے سجدہ کرو، اور بڑی رات تک اس کی پاکی بولو!"۔ مفسّرینِ کرام فرماتے ہیں کہ "پاکی بولنے سے مراد یہ ہے کہ فرائض کے بعد نوافل پڑھتے رہو، اور روز وشب کے تمام اوقات میں دل اور زبان سے ذکرِ الٰہی میں مشغول رہو"[4]۔

---

(١) انظر: "تفسير البَغَوي" پ١٩، الفرقان، تحت الآية: ٦٤، ٣/ ٣٧٥.

(۲) "تفسیر خزائن العرفان" ص۶۷۸۔

(٣) پ٢٩، الدهر: ٢٥، ٢٦.

(۴) دیکھیے: "تفسیر خزائن العرفان" ص۱۰۷۵ ملتقطاً۔

میرے محترم بھائیو! شب بیداری کی اَہمیت وفضیلت کا اندازہ اس بات سے لگائیے، کہ اللہ رب العالمین نے عبادت کی غرض سے رات کو کم سونے، اور شب بیداری کر کے نوافل واستغفار کرنے والوں کا شمار، اپنے متّقی وپرہیزگار بندوں میں فرمایا ہے، ارشاد فرماتا ہے: ﴿اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ جَنّٰتٍ وَّ عُیُوْنٍ ۟ اٰخِذِیْنَ مَاۤ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُحْسِنِیْنَ ۟ كَانُوْا قَلِیْلًا مِّنَ الَّیْلِ مَا یَهْجَعُوْنَ ۟ وَ بِالْاَسْحَارِ هُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ﴾[1] "یقیناً پرہیزگار باغوں اور چشموں میں ہیں، اپنے رب کی عطائیں لیتے ہوئے، یقیناً وہ اس سے پہلے نیکوکار تھے، وہ رات میں کم سویا کرتے، اور رات کے آخری حصے میں استغفار کرتے تھے"۔ یعنی رات تہجد اور شب بیداری میں گزارتے ہیں، اور بہت تھوڑی دیر سوتے ہیں، اور رات کا آخری حصّہ استغفار میں گزارتے ہیں، اور اتنے سوجانے کو بھی تقصیر (کوتاہی) سمجھتے ہیں[2]۔

عزیزانِ محترم! حضور نبی کریم ﷺ کو رات میں جاگ کر عبادت کرنا، اور نوافل ادا کرنا بے حد محبوب تھا، شب بیداری سے متعلق مصطفی جانِ رحمت ﷺ کے معمولات بیان کرتے ہوئے، امّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدّیقہ طیّبہ طاہرہ رضی اللہ تعالی عنہا ارشاد فرماتی ہیں: «أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُومُ مِنَ اللَّيْلِ حَتَّى

---

(۱) پ۲۶، الذاریات: ۱۵-۱۸.

(۲) دیکھیے: "تفسیر خزائن العرفان" ص۹۶۰۔

تَتَفَطَّرَ قَدَمَاهُ»[1] "نبیٔ کریم ﷺ رات کی نماز میں اتنا طویل قیام فرماتے، کہ آپ ﷺ کے قدمین شریفین پر وَرَم آجاتا (یعنی سُوج جاتے)"۔

اسی طرح حضرت سیّدنا مُغیرہ بن شُعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: «قَامَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى تَوَرَّمَتْ قَدَمَاهُ»[2] "نبیٔ کریم ﷺ رات بھر نماز میں کھڑے رہے، یہاں تک کہ آپ کے دونوں پاؤں مبارک پر وَرَم آگیا"، جب حضور سرورِ کونین ﷺ سے، اتنی زیادہ مشقّت اٹھانے کا سبب دریافت کیا گیا، تو سرورِ کشورِ رسالت ﷺ نے ارشاد فرمایا: «أَفَلَا أَكُونَ عَبْداً شَكُوراً»[3] "کیا میں (اپنے رب کا) شکر گزار بندہ نہ بنوں!"۔

شب بیداری کے چند دینی فوائد

حضراتِ گرامی قدر! رات کو جاگ کر عبادت کرنا اور نماز پڑھنا، اطمینان وسکون اور راحت ودل جمعی جیسی نعمت کے حصول کا بہترین ذریعہ ہے، انسان رِیاکاری (دکھلاوے)، اور شور شرابے کے باعث، عبادت میں خلل اندازی جیسی اَذیت کا شکار ہونے سے محفوظ رہتا ہے، خالقِ کائنات عزّوجلّ شب بیداری کے سبب

---

(١) "صحيح البخاري"، كتاب التفسير، ر: ٤٨٣٧، صـ٨٥٦ ملتقطاً.

(٢) المرجع نفسه، ر: ٤٨٣٦.

(٣)المرجع السابق.

حاصل ہونے والے، ان دینی فوائد کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے:

﴿اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْاً وَّ اَقْوَمُ قِيْلًا ۝ اِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيْلًا﴾[1] "یقیناً رات کا اٹھنا زیادہ دباؤ ڈالتا ہے، اور بات خوب سیدھی نکلتی ہے، یقیناً دن میں تو تم کو بہت سے کام ہیں"۔

ایک اَور مقام پر ارشاد فرمایا: ﴿اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّ قَآئِمًا يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَ يَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ﴾[2] "کیا وہ جسے سجود اور قیام میں فرمانبرداری کرتے رات کی گھڑیاں گزریں، آخرت سے ڈرتا، اور اپنے رب کی رحمت کی آس لگائے ہوئے، کیا وہ نافرمانوں جیسا ہوجائے گا؟!"۔

صدر الاَفاضل مفتی سیِّد نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ تعالی علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ "اس آیت مبارکہ سے ثابت ہوا کہ رات کے نوافل وعبادت دن کے نوافل سے افضل ہیں، اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ رات کا عمل پوشیدہ ہوتا ہے، لہذا وہ رِیا کاری سے بہت دُور ہوتا ہے۔ دوسری یہ کہ دنیا کے کاروبار بند ہوتے ہیں، اس لیے قلب بہ نسبت دن کے بہت فارغ ہوتا ہے، توجّہ اِلی اللہ اور خشوع دن سے زیادہ رات میں

---

(١) پ٢٩، المزّمّل: ٦، ٧.

(٢) پ٢٣، الزُمر: ٩.

میسّر آتا ہے۔ تیسری وجہ یہ کہ رات چونکہ راحت و خواب کا وقت ہوتا ہے، لہذا اس میں بیدار رہنا نفس کو بہت مشقّت میں ڈالتا ہے، تو (یقیناً) ثواب بھی زیادہ ہوگا"[1]۔

شب بیداری کے سنہری اور بابرکت مَواقع

عزیزانِ محترم! رمضان المبارک کا آخری عشرہ رواں دواں ہے، یوں تو یہ سارا مہینہ ہی رَحمتیں اور برکتیں سمیٹنے کا مہینہ ہے، مگر اس کے آخری دس ۱۰ دن، پہلے بیس ۲۰ دنوں سے زیادہ اہمیت اور انفرادی شان رکھتے ہیں، اس عشرے میں ایک مبارک رات ایسی ہے، جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے، رمضان کریم کا یہ آخری عشرہ (آخری دس ۱۰ دن) جہنم سے آزادی کا ہے، حضرت سیّدنا سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، سرکارِ دو عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: «وَهُوَ شَهرٌ أوّلُه رَحْمةٌ، وَأَوْسَطُه مَغْفِرةٌ، وَآخِرُه عِتقٌ مِّنَ النَّار»[2] "یہ رمضان وہ مہینہ ہے جس کی ابتداء رَحمت، درمیان مغفرت اور انتہاء جہنّم سے آزادی ہے"۔

ماہِ رمضان المبارک تراویح وقیامُ اللیل کا مہینہ ہے، یہ راتوں میں اُٹھ کر رب تعالی کی بارگاہ میں سر بسجود ہونے کا مہینہ ہے، حضرت سیّدنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، سرورِ کونین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَاناً

---

(۱) "تفسیر خزائن العرفان" ص۸۵۰۔

(۲) "شعب الإيمان" باب في الصيام، ر: ۳۶۱۱، ۳/ ۱۳۳۲.

وَاحْتِسَاباً، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ»[1] "جس نے ماہِ رمضان میں ایمان کی حالت میں ثواب کی نیّت سے قیام کیا، اُس کے سابقہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں"۔ لہذا ہمیں رمضان المبارک کے اس آخری عشرہ کو غنیمت جانتے ہوئے، خاص طور پر اس کی طاق راتوں میں شب بیداری کا خاص اہتمام کرنا ہے، اور زیادہ سے زیادہ عبادت کرکے اپنی بخشش کا سامان کرنا ہے!۔

عزیز دوستو! شبِ قدر کو آخری عشرے کی طاق راتوں (یعنی ۲۱، ۲۳، ۲۵، ۲۷، اور ۲۹ ویں رات) میں تلاش کرنے کا حکم ہے، اگر ہم شب بیداری کر کے ان پانچ ۵ راتوں کو خشوع وخضوع کے ساتھ عبادت میں گزارنے میں کامیاب ہوگئے، تو ان شاء اللہ تعالی شبِ قدر کو پانے میں ضرور کامیاب ہو جائیں گے، حضور سرورِ دوعالم ﷺ ہزار مہینوں سے بہتر اس رات کی تلاش میں، باقاعدہ آخری عشرہ کا اعتکاف فرماتے، اور دوسروں کو بھی اس رات کی تلاش کا حکم دیا کرتے۔

حضرت سیّدہ عائشہ صدّیقہ طیّبہ طاہرہ رضی اللہ تعالی عنہا ارشاد فرماتی ہیں، کہ مصطفی جانِ رحمت ﷺ رمضان شریف کے آخری عشرہ میں اعتکاف فرماتے، اور

---

(۱) "صحيح البخاري" باب: تطوّع قيام رمضان من الإيمان، ر: ۳۷، صـ۹.

حکم فرماتے: «تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ!»[1]

"رمضان کے آخری عشرے میں لیلۃ القدر کو تلاش کرو!"۔

حضراتِ ذی وقار! جو شخص شبِ قدر میں عبادت کرنے میں کامیاب ہوگیا، اللہ تعالی اس کے گزشتہ گناہوں کو مُعاف فرما دے گا، حضور نبیٔ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے ارشاد فرمایا: «مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَاناً وَاحْتِسَاباً، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ»[2] "جو ایمان اور نیّتِ ثواب کے ساتھ شبِ قدر میں عبادت کرے، اس کے پچھلے گناہ مُعاف کر دیے جاتے ہیں"۔ لہذا آخری عشرے کی طاق راتوں میں خاص طور پر شب بیداری کا اہتمام کریں، اپنے رب کے حضور نَدامت کے آنسو بہائیں، اور اپنے گناہوں سے سچی توبہ کر کے آئندہ کوئی گناہ نہ کرنے کا پختہ عزم کریں!۔

شب بیداری اور ہمارا طرزِ عمل

عزیزانِ مَن! رمضان المبارک کی طاق راتیں ہوں، یا دیگر مقدّس ومبارک راتیں، ان راتوں میں شب بیداری کا اصل مقصد تلاوتِ قرآن مجید، ذکر واَذکار، محافلِ نعت، صلاۃ التسبیح، قضا نمازوں اور نوافل وغیرہ کی ادائیگی کے ذریعے، قُربِ الٰہی کا حصول ہے، لیکن اس چیز کا حقیقی فائدہ تبھی ہوگا، جب ہم شب بیداری کے تقاضوں پر بھی پورا

---

(١) "سنن الترمذي" باب ما جاء في ليلة القدر، ر: ٧٩٢، صـ١٩٨.

(٢) "صحيح البخاري" كتاب فضل ليلة القدر، ر: ٢٠١٤، صـ٣٢٣.

اُتریں، اگر ہم رات بھر جاگ کر عبادت کریں، اور صبح نمازِ فجر ادا کیے بغیر سو جائیں، تو ہمارا رات بھر جاگنا کس کام کا؟! لہذا جو شخص رات بھر جاگ کر عبادت کرنا چاہے، تو وہ پہلے اس بات کا اطمینان حاصل کر لے، کہ اس شب بیداری کے سبب اس کے فرائض وواجبات کی ادائیگی میں کوتاہی واقع نہیں ہوگی! اگر کوئی خدشہ ہو تو اسے چاہیے کہ وہ رات بھر جاگنے کی بجائے، نمازِ عشاء کی باجماعت ادائیگی کے بعد جلد سو جائے، تاکہ نمازِ فجر باجماعت ادا کر سکے، ایسا کرنے سے وہ ساری رات عبادت کا ثواب پائے گا۔

حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّيْلِ، وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهُ»[1] "جس نے عشاء کی نماز باجماعت ادا کی اُس نے آدھی رات کے قیام کا ثواب پایا، اور جس نے نمازِ فجر بھی باجماعت ادا کی وہ ساری رات عبادت کرنے والے کی مثل ہے"۔

اسی طرح بعض نوجوان عبادت کرنے کے بجائے، گلی بازاروں اور چوراہوں پر بیٹھ کر ساری ساری رات گپیں ہانکتے، اور شور شرابہ کر کے ہمسایوں کو تنگ کرتے ہیں، یہ انتہائی مذموم، حرام اور اَخلاقی اعتبار سے بھی ناپسندیدہ فعل ہے؛ کہ اس میں بندوں کی حق تلفی ہے، جو آخرت میں سخت پکڑ کا باعث ہوگی۔ بعض لوگ

---

(١) "صحيح مسلم" كتاب المساجد، ر: ١٤٩١، صـ٢٦٤.

مساجد میں ذکر واَذ کار کرنے کے بجائے کسی کونے میں بیٹھ کر، گروپ کی شکل میں دنیاوی باتیں کرتے رہتے ہیں، ایسا کرنا نیکیوں کو ضائع کر دیتا ہے، اللہ تعالی کو ایسے لوگوں کی کوئی ضرورت نہیں ہے، حضرت سیّدنا حسن رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے، تاجدارِ ختم نبوّت صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَكُونُ حَدِيثُهُمْ فِي مَسَاجِدِهِمْ فِي أَمْرِ دُنْيَاهُمْ، فَلَا تُجَالِسُوهُمْ فَلَيْسَ لله فِيهِمْ حَاجَةٌ»[1]

"لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا، کہ ان کی دنیاوی باتیں مسجدوں میں ہوا کریں گی، تو تم ان میں مت بیٹھنا، اللہ تعالی کو ایسوں کی کوئی ضرورت نہیں"۔

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ مسجد میں دنیاوی باتوں سے متعلّق، حکمِ شرعی بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "مسجد میں دنیا کی باتیں کرنی مکروہ ہیں، مسجد میں کلام کرنا نیکیوں کو اس طرح کھاتا ہے، جس طرح آگ لکڑی کو کھاتی ہے، یہ (حکم) جائز کلام کے متعلّق ہے، ناجائز کلام کے گناہ کا تو کیا پوچھنا؟!"[2]۔

لہذا ہمیں چاہیے کہ رمضان المبارک کے آخری عشرے میں، شب بیداری کا خاص اہتمام کر کے، اپنا زیادہ سے زیادہ وقت عبادت اور ذکر ودُرود میں گزاریں، نوافل ادا کریں، زندگی میں جو نمازیں قضا ہو گئی ہوں انہیں ادا کرنے کی

---

(١) "شعب الإيمان" فضل المشي إلى المساجد، ر: ٢٩٦٢، ٣/ ١١٢٢.

(٢) "بہارِ شریعت" حظر واِباحت کا بیان، آدابِ مسجد وقبلہ، حصّہ ١٦، ٣/٤٩٩۔

کوشش کریں، اللہ تعالیٰ کے حضور سچی توبہ کریں، نَدامت کے آنسو بہائیں، اپنے صغیرہ کبیرہ گناہوں پر اللہ رب العالمین سے مُعافی طلب کریں۔

دعا

اے اللہ! رمضان المبارک کے صدقے ہمارے تمام چھوٹے بڑے گناہ مُعاف فرما، ہمیں سچی توبہ کرنے، اور اس پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرما، رمضان شریف کی خوب خوب برکتیں نصیب فرما، ہمیں اس ماہِ مبارک کے تمام روزے رکھنے، نمازِ تراویح ادا کرنے، اور ذَوق وشَوق سے دیگر عبادات ونیک اعمال بجالانے کی توفیق وہمت عطا فرما، اس آخری عشرے کے طفیل ہمیں بھی جہنم سے آزادی کا پروانہ عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں دینِ اسلام کا وفادار بنائے رکھ، ہمیں سچا پکّا باعمل عاشقِ رسول بنا۔ ہماری صفوں میں اتّحاد کی فضا پیدا فرما، ہمیں پنج وقتہ باجماعت نمازوں کا پابند بنا، اس میں سستی و کاہلی سے بچا، ہر نیک کام میں اخلاص کی دولت عطا فرما، تمام فرائض وواجبات کی ادائیگی بحسن وخوبی انجام دینے کی بھی توفیق عطا فرما، بخل وکنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

ہمیں ملک وقوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتّحاد واتفاق اور محبت والفت کو مزید مضبوط فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل کی توفیق عطا فرما۔ ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں قبول فرما، ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی وچھٹکارا

چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو شفایاب کردے، ہماری حاجتیں پوری فرما!

اے رب! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ فرما، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم فرما، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کر دے، ہمارے اعمالِ حسَنہ قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، ہمارے فلسطینی اور کشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، ہندوستان کے مسلمانوں کی جان ومال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدنا ونبيّنا وحبيبنا وقرّة أعيُننا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.